اگر سنّی رہتا ہے تو پھر بھی نہیں بچتا۔ تو اس تبدیلیٔ مذہب و مسلک کی نوبت نہ آئے گی۔ تو غلط فارم بھرنے کا راستہ بند کر دیا جائے۔ اور اگر بالفرض ایسا ہے بھی اور اسی حالت پہ یہ نظام قائم رہتا ہے۔ تو پھر واضح قوانین ہونے چاہئیں کہ اگر کسی نے جعلی طور پہ فارم بھر دیا اور ثابت ہوا کہ اس نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، ہے تو سنّی مگر عشر و زکوٰۃ سے بچنے کے لئے شیعہ لکھوایا ہے تو اس کے لئے سخت ترین سزائیں بھی ہونی چاہئیں ایسی تبدیلیٔ مذہب و مسلک کو الحاد و زندقہ کہتے ہیں کہ شیعہ کسی مصلحت سے اپنے آپ کو سنّی کہے اور سنّی کسی مصلحت سے اپنے آپ کو شیعہ کہے۔ عیسائی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کسی مصلحت کی وجہ سے اور مسلمان اپنے آپ کو عیسائی کہے کسی مصلحت کی وجہ سے اس کو الحاد اور زندقہ کہتے ہیں۔ تو ہم الحاد اور زندقہ کا دروازہ اپنے ہاتھوں سے کیوں کھولتے ہیں۔

اب ایران میں بھی اسلامی حکومت ہے۔ جسے ہم لوگ اسلامی انقلاب سمجھتے ہیں اور اس کی تحسین کرتے ہیں مگر وہاں بھی کوئی ایسی مثال نہیں ہے۔ کہ پرسنل لا کے علاوہ بھی زندگی کے تمام شعبوں میں الگ الگ قسم کے قوانین نافذ کئے گئے ہوں ہمارے سنّی بھائی وہاں موجود ہیں مگر وہ ایرانی قوانین کو لبیک کہہ کر تسلیم کر لیتے ہیں۔

بہرحال یہاں ہمارے کئی دوستوں نے جو شیعہ ہیں۔ یہ نصرت علی شاہ صاحب وغیرہ ہیں، نے مجھے کہا کہ ہم خمس ادا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ دیکھئے اگر ایسا نہ ہوا تو ساری دنیا میں آخر کہا جائے گا کہ ملک میں ایک طبقہ ایسا تھا کہ جو بھی اسلام کے سلسلہ میں قدم اٹھاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ نہیں چلتا تھا۔ نظام مالیات میں وہ زکوٰۃ سے کٹ گئے نظام عشر میں عشر سے کٹ گئے آگے اور بھی کئی ایسی صورتیں آئیں گی۔ تو یہ نہ خود ان کے حق میں بہتر ہوگا نہ ہمارے حق میں۔ تو جرأتمندانہ اقدام ہو تو کچھ نہیں ہوگا۔ خود معتدل شیعہ حضرات علامہ رضی وغیرہ نے بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ کچھ نہ کچھ ہنگامہ تو ہر معاملہ میں سیاسی طالع آزما کھڑا کر دیتے ہیں۔ جو ہمارے ہاں بھی ہیں اور شیعہ حضرات میں بھی ہیں۔ بہرحال عشر کا یہ نظام صحیح اور جامع شکل میں نافذ کر دیا جائے۔ تو اس میں اللہ تعالیٰ کی مدد ہماری شامل حال ہوگی۔

اسلامی نظام اور سودی معیشت

دوسری گذارش جس کی طرف اور بھی کئی دوستوں نے توجہ دلائی ہے کہ اسلامی معیشت کا بنیادی وار و مدار جس پہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور برکات موقوف ہیں وہ سودی معیشت سے اپنے معاشی نظام کو بالکل پاک کرنا ہے۔ اب ہم نے اگر عشر نافذ کر بھی دیا ہے۔ اور عشر کے ساتھ زرعی قرضے بھی چل رہے ہوں۔ جو سود پہ دئے جائیں۔ زرعی ٹیکسوں کا سودی نظام بھی ہو جیسا کہ کہا جا رہا ہے۔ کہ ۹٪ سود لیتے ہیں اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ دے دیتے ہیں۔ وہاں بھی یہ چیز موجود ہے۔ کہ زکوٰۃ اور سود خلط ملط ہے۔ تو یہاں بھی جب عشر کا نظام نافذ ہوتا ہے تو تمام زراعتی لین دین اور قرضے سود سے

مکمل پاک رکھے جائیں۔ لینڈ ریونیو کو ختم کرکے نیا اسلامی لینڈ ریونیو مرتب کرنا ہوگا۔ آبیانے کا مسئلہ لگان اور مالیہ کا مسئلہ، اس سب پر از سرنو غور کرکے غیر شرعی اور سودی امور سے پاک کر دیا جائے۔ تاکہ عشر کے ساتھ سود کو نہ چلایا جائے جیساکہ کتا کنویں میں پڑا ہو تو جب تک کتے کو کنویں سے نکالا نہ جائے اس وقت تک کنویں کا پانی پاک نہیں کرایا جاسکتا۔ تو جب تک یہ سودی لعنت ہماری معیشت میں موجود ہے۔ تو اس میں آپ ہزار اسلامی اقدامات کریں زکوٰۃ بھی لگائیں عشر بھی لگائیں بلکہ صدقات واجبہ کے ساتھ صدقات نافلہ بھی شامل کر دیں اسکو آپ اسلامی معیشت اور اسلامی نظام نہیں کہہ سکتے جیساکہ کوئی کنواں اسوقت تک پاک نہیں کہلاسکتا۔ جب تک سؤر اور کتا اس میں پڑا ہوا ہو۔ اور سودی لعنت کتے اور سؤر سے بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین چیز ہے بے شمار چیزوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ منع ہے زنا منع ہے، شراب منع ہے قتل نفس منع ہے۔ مگر یہ نہیں کہا کہ فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری طرف سے اعلان جنگ ہے، اس کے رسول کا اعلان جنگ ہے۔

تو جب کسی معاملہ میں اللہ کیطرف سے مدد شامل نہ ہو بلکہ اعلان جنگ ہو تو اس سے کیسے ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ آج اسرائیل ایک غنڈہ اور ڈاکو بنا ہوا ہے۔ یہ عزت کی نہیں ذلت کی بات ہے۔ خونخوار درندہ معزز نہیں کہلاتا۔ امریکہ ایک خونخوار بھیڑیا بنا ہوا ہے۔ ہر وقت یہ لوگ بحرانوں کے شکار ہیں۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ کو نہ دیکھیں بلکہ سیاسی اقتصادی بحرانوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کا معاشی نظام ہر وقت بحران میں ہے۔ یہ اس سودی نظام ہی کے اثرات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔

۳۵ سال کی طویل رات ہم ہر معاملہ میں کہتے ہیں کہ راتوں رات تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ ٹھیک ٹھیک ہے کہ راتوں رات تو تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ایک رات ۳۵ سال طویل ہو جائے پھر تو ۳۵ سال کی رات میں بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اس رات کو جلد ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ صبح امید کا انتظار کب تک ہوگا۔ اُسے جلد صبح بنا دینے میں کیا رکاوٹ ہے اسکی ایک مثال دیتا ہوں۔ کہ آج سے دس سال قبل میرے والد ماجد حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم نے ۵ رجون ۱۹۷۳ء کو اسی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کی کہ سودی نظام کا خاتمہ کر دیا جائے۔ فاضل ارکان اور ممبران نے اس پر ہر گوشے سے بحث میں حصہ لیا ہے۔ مگر اکثریتی پارٹی کا دور تھا۔ انہوں نے تقریروں میں کہا کہ سودی نظام کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اور ۲۹ رجون ۱۹۷۳ء کو تالیوں کی گونج میں اکثریتی پارٹی یعنی حکومت نے اس قرارداد کو مسترد کر دیا۔ (شیم شیم شیم کی آوازیں۔) جیسے کل یہاں کسی مغالطہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے جناب حمزہ صاحب کی قرارداد مسترد کر دی گئی۔ جو سامان تعیش کی درآمد ختم کر دینے کے بارہ میں تھی۔ جس کا اچھا اثر باہر نہیں پڑا ہوگا۔ اور حالانکہ شاید مسترد نہیں

کی گئی تھی کسی مغالطہ سے ایسا ہوا کیونکہ ارکان نے تقریروں میں زور شور سے اسکی تائید کر دی تھی تو ہمیں اس ایوان سے باہر یہ بات پہنچانی چاہیئے کہ ہم تعیشات کے درآمد کے لئے یہاں نہیں بیٹھے ہیں۔ ہم اسے ختم کرنا چاہتے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں۔ تو اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ہونا چاہیئے۔

بہرحال اس قرارداد پہ دس سال گذرے مگر ہم نے سودی نظام کو ختم کرنے کے بارہ میں کیا کیا؟ یہاں تک کہ آج اسی مولانا عبدالحق صاحب کا بیٹا کھڑا ہے۔ اور ساری بات اسی موڑ پہ اسی اسٹیج پر ہے۔ اور ان کا بیٹا سود کے خاتمہ کی اپیل کر رہا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ طویل رات اگر اور بھی لمبی ہوگئی تو شاید ایسا ہو کہ دس سال بعد مولانا کا پوتا پھر یہاں کھڑا ہو اور پھر یہ قرارداد پیش کر رہا ہو۔ (گویا تین تین نسلیں کسی خرابی کے ازالہ میں لگی رہیں گی مگر رات کا خاتمہ نہیں ہوگا۔)

خدا کے لئے جب ہم کسی سمت میں کھڑے ہوگئے ہیں تو کچھ تو قدم بڑھانا چاہیئے۔ یہاں ہر شخص کہتا ہے کہ سودی نظام ختم کیسے ہوگا؟ اور ہر شخص کہتا ہے کہ میں ایسی رپورٹ بنا کر پیش کروں گا۔ کل ہمارے مولانا (مولانا محمد مالک کاندھلوی) نے بھی ایسی ہی پیشکش کر دی۔ ہمارے مولانا کے جذبات بڑے قابل قدر تھے لیکن ایسا بھی تو نہیں کہ ہم آج اچانک آسمان سے اتر پڑے ہیں اور اسلامی نظام بھی اچانک کہیں نازل ہوگیا ہے اور ہم چودہ سو سال خلاء میں رہے۔ اور آج ہمیں ہر ہر چیز کی تلاش کرنی ہے۔ جبکہ ان چودہ سال میں ہماری ہر ہر چیز مرتب مدوّن شکل میں موجود ہے۔ ہماری حکومتیں صدیوں قائم رہی ہیں اور نئے حالات اور سانچوں کے مطابق بھی اس پر محنت ہوتی رہی ہے۔ آج سے کئی سال قبل ہمارے اسلامی نظریاتی کونسل نے بڑی محنت سے ایک ورک پیپر تیار کیا۔ پھر اس بارہ میں ممتاز ماہرین معاشیات اور بنکاروں کا ایک بہت بڑا پینل بنایا گیا۔ تین سال وہ مسلسل لگا رہا اور چار سو صفحات میں اس نے بلاسودی نظام کا ایک ایسا خاکہ پیش کر دیا۔ ایک ایسا نظام معیشت ہمارے سامنے رکھ دیا کہ دنیا نے اسکی تحسین کی اور سعودی عرب نے مبارکباد دی۔ رابطہ عالم اسلامی نے اسے سراہا۔ یہ ہمارے پاکستانی ماہرین معاشیات تھے جنہوں نے عالم اسلام کو ثابت کر دکھایا کہ سارا اقتصادی نظام بلاسودی معیشت پہ یہاں قائم کیا جا سکتا ہے۔ ہم ہر رپورٹ کو پیچھے ڈال دیتے ہیں اور ہر معاملہ میں ایک نئی رپورٹ کے لئے نئی کمیٹی تشکیل دیدیتے ہیں ہر مسئلہ میں ہم ایک اور کمیٹی بنا لیتے ہیں۔

اسلامی نظام اور مجلس شوریٰ | آج ہم نے جب بجٹ کا جائزہ لینا ہے تو خدا کیلئے میرے یہ دو منٹ ناگوار نہ گذریں۔ ہم مالیات کا تو میزانیہ لگاتے ہیں اور تخمینہ کمی بیشی کا لگاتے ہیں۔ ہم آج اس مجلس شوریٰ کا بھی کچھ میزانیہ اور تخمینہ لگالیں۔ چھ مہینے ہمیں گذر گئے جنوری سے بلکہ آج جون کا اختتام ہونے کو ہے۔